

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چوبیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 7 اگست 2020ء بروز جمعہ المبارک بھطاں 16 ذوالحجہ 1441 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	رخصت کی درخواستیں۔	11
3	تحریک اتو انبر 1 مجاہب جناب نصر اللہ خان زیرے۔	15
4	قرارداد نمبر 78 مجاہب جناب عبدالواحد صدیقی۔	18
5	قرارداد نمبر 82 مجاہب ملک سکندر خان ایڈو وکیٹ۔	20

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بن جو
ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کا کٹر
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 7 اگست 2020ء بروز جمعۃ المبارک، بمرطابق 16 ذوالحجہ 1441 ہجری، بوقت شام 5 بجھر 15 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

قاری عبد الملک صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عَلِمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ
قَرِيبًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفَّارِ وَأَعَدَ لَهُمْ سَعِيرًا ۝ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا
نَصِيرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلِيَّتَنَا أَطْعَنَا اللَّهُ وَأَطْعَنَا الرَّسُولُ ۝

﴿پارہ نمبر ۲۲ سورۃ الانہار آیات نمبر ۲۳ تا ۲۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو کہہ دیں کہ اُس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، تجھے کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔ اُس دن اُن کے چہرے آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے، حسرت اور افسوس سے کہیں گے کہ کاش ہم اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاکم اللہ۔ جی زہری صاحب۔

میر یوسف عزیز ہری: جناب اسپیکر! میں موقع سے فائدہ اٹھا لوں، ہمارے قابل احترام سردار صالح بھوتانی صاحب، منشی لوکل گورنمنٹ تشریف فرمائیں۔ سر! آپ نے یہاں ایک رولنگ دی تھی مارچ 2019ء میں، کہ میں نے کرپشن کی کچھ چیزوں کا یہاں پیش کیا تھا تو آپ نے اُس کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی اور اُس میں کمشنر قلات ڈویژن کو آپ نے اُس کمیٹی کا چیئرمین بنایا تھا۔ لیکن اُس کے بعد کمشنر قلات نے معدرت کر لی تھی اور آپ نے منشی لوکل گورنمنٹ سے یہ کہا تھا کہ آپ دوسری کمیٹی بنادیں تاکہ اس پر انکو اڑی ہو جائے۔ لیکن آج تک وہ مارچ، پھر دوسرے مارچ، ابھی تیسرا مارچ آ رہا ہے ابھی تک یہ کمیٹی نہیں بنی۔ مجھے بتایا جائے کہ آیا یہاں جو رولنگ دی گئی تھی اُس پر عمل درآمد ہو گا یا نہیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ آپ تشریف رکھیں۔ سردار صالح! اس کی وضاحت کریں پھر اُس کے بعد۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر ملکہ بلدیات و دیہی ترقی): جناب اسپیکر! افضل ممبر صاحب درست فرماتے ہیں۔ ہم نے چیف منسٹر اسپیکشن ٹیم کے چیئرمین کو لکھا تھا کہ اس کی انکو اڑی کر کے رپورٹ کریں۔ اور ممبر کو بھی اعتماد میں لے کر اس کی انکو اڑی کی جائے۔ تو ابھی تک اُس پر اگر نہیں ہوئی ہے تو اس سلسلے میں، کیونکہ درمیان میں ممبر صاحب کی بھی طبیعت کچھ ناساز تھی اور کرونا کی وجہ سے کافی معاملات suspend ہے۔ تو میں پتہ کرتا ہوں جو بھی ہے اُن کو میں، جہاں بھی کہیں گے میں حاضر ہو کر کے انکو رپورٹ کروں گا۔ یا آپ کو بتا دوں گا جو بھی ہے۔

Thank you very much.

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ بھوتانی صاحب۔ اس میں کافی عرصہ گزر گیا ہے لہذا مہربانی فرمائیں۔ جی۔

حاجی احمد نواز بلوج: point of order اسپیکر صاحب! جب سے یہ اسمبلی بنی ہے تو ہمارے جو اسمبلی کے رپورٹز تھے وہ یہاں نیچے بیٹھتے تھے، ابھی ہمیں پتا نہیں چل رہا ہے کہ وہ کہاں بیٹھے ہیں، لہذا اگر آپ رولنگ دیں کہ وہ پرانی اپنی نشتوں پر یہاں انکا ڈیسک لگایا جائے، اور یہاں بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ اسمبلی اسٹاف matter ہے، اس پر میں ان سے تفصیلًا جواب مانگوں گا اپنے چیئرمیں۔

حاجی احمد نواز بلوج: باقی اس میں تمام پاکستان کی جتنی بھی اسمبلیاں ہیں انکے رپورٹز ہم دیکھتے ہیں سیکرٹری صاحب کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ یہاں ہمیں پتا نہیں چل رہا ہے کہ رپورٹز کو نسے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تفصیلات معلومات کر کے پھر انشاء اللہ discuss کریں گے۔ جی صدیقی صاحب۔

جناب عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب اسپیکر صاحب! آپ کو یہ علم ہوا ہو گا کہ چاند رات کو یعنی 31 جولائی کو شام چھ بجے یہاں جناح روڈ پر ایک شخص محدثہ اسماعیل کا کڑکوڈا کوؤں نے شہید کیا اور ان سے لاکھوں کی زیورات اور پیسے بھی لے اڑے۔ جناب والا! ہفتہ گزر گیا ہے لیکن آج تک ان قاتلوں کا کوئی آتا پتا نہیں چلا۔ انتظامیہ اور پولیس ہمیں تو تسلیاں دے رہی ہے کہ بس انشاء اللہ کل پرسوں انکو گرفتار کریں گے، لیکن تا حال ان کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ ان کا پورا خاندان بے چین ہے۔ اسی وقت یہ بھی سازش میں ہم سمجھتے ہیں کہ اُسکے خاندان نے پوری تیاری کی تھی از خود ان کو پکڑنے کیلئے لیکن انکو روکا گیا کہ نہیں آپ چھوڑیں ہم خود انکو گرفتار کریں گے لیکن آج ہفتہ اس پر گزر ہے آج تک نہ اُنکے قتل پکڑے گئے ہیں نہ اُس غمزدہ خاندان کو کوئی تسلی دی گئی ہے۔ صرف یہ تسلی دی جا رہی ہے کہ ہم پکڑیں گے۔ لہذا آپ بھیثیت اسپیکر اسکا از خود نوٹ لیں، تاکہ ان قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور بلوچستان کے اس پر امن ماحول کو خراب ہونے نہیں دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب۔ جی نصراللہ زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جس طرح میرے دوست نے کہا یقیناً 31 جولائی کو لیاقت بازار میں ایک بہت دخراش واقعہ پیش آیا اگلے دن عید الاضحیٰ تھی۔ اُس سے پہلے ان کی دُکان میں یہ بندہ آتا ہے اور پستول کے ذریعے اُنہیں شہید کر دیتے ہیں اور سونا وغیرہ بھی لے جاتے ہیں۔ یہاں بہت سارے کیمرے بھی لگے ہوتے ہیں، forces بھی بہت تھیں، ساتھ ہی پولیس اور FC کی وہاں چیک پوسٹس بھی ہیں۔ اس دوران اتنا بڑا واقعہ ہوا ایک نوجوان کا اتنا بے رحمان قتل اُس کی شہادت کا واقعہ اور ابھی تک آٹھ دن گزر گئے ابھی تک ان کے قاتلوں کا کوئی آتا پتا نہیں چل رہا ہے۔ تو میں اپنے دوست کی اس بات کی حمایت کروں گا کہ حکومت، پولیس ڈپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے کیونکہ اس طرح ہورہا ہے؟ اس طرح آزادانہ لوگ آتے جاتے ہیں، شہر میں آپ دیکھتے ہیں کہ تتنی بلیک شیشے والی گاڑیاں اُن میں کلانکوف یا سب free ہے کیا یہ کوئی Banana ریاست ہے یا ایک جمہوری ہے؟ ہر کسی کو آزادی ہے کوئی کسی کو check کرنے والا نہیں۔ اسی وجہ سے یہ anarchy پیدا ہو رہی ہے۔ میں request کروں گا منٹر صاحبان تشریف فرمائیں اُنکی ذمہ داری ثابتی ہے کہ کم از کم وہ جا کر اُس کے غمزدہ خاندان کو یقین دلائیں کہ وہ اُن کے قاتل کو گرفتار کیا جائیگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔

سردار عبدالرحمن کھیٹان (وزیر حکمہ خوارک و بہبود آبادی): میں تھوڑی سی گزارش کروں گا اسی اسماعیل کے بارے میں اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

وزیر یحکمہ خوراک و بہبود آبادی: گزارش یہ ہے کہ ہم خود ان کے لواحقین کے ساتھ میں برابر کے شریک ہیں۔ اسکا بیک گراونڈ تھوڑا سا میں تا دی کوئی party ہے ایک gangster ہیں انکا تعلق والبندین سے اُسی area سے ہے یہ تقریباً کوئی consecutive area کی دکان پر آتے رہے اُس کے والد صاحب اور جو یہ پچھے ہے، کہ جی ہمیں زیور۔ زیور انہوں نے پسند کئے تھے دس پندرہ دن تک یہ practice اُنکی رہی۔ last day کیا ہوا کہ اُس نے زیور وغیرہ پیک کر کے رکھے ہوئے تھے تو ان سے کہا کہ زیور دے دوں انہوں نے کہا کہ یہ پسیے، کہتا ہے کہ میرے حوالے سے پسیے آرہے ہیں۔ شاید بیک گراونڈ میں ایران کی طرف کی اُنکی gang کا link ہے۔ اُس نے کہا نہیں جی آپ پسیے لے آئیں تو اس اثنامیں وہ اس کو shoot کرتا ہے وہ زیور وغیرہ اٹھا کے لیجاتے ہیں۔ چونکہ میں ذاتی طور پر، بحیثیت گورنمنٹ، ذاتی طور پر involve ہوں یہ حاجی اختر کا کڑ کے رشتہ دار بھی ہیں۔ تو ہم onboard ہیں اس پر ہم نے ٹیکسیں تشکیل دلائی ہیں۔ ہم نے ان کی location کرائی ہیں اب باقی ساری چیزیں کیونکہ اس کی floor of the House پر بتائیں تو یہ پھر پولیس کی ساری secrecy out ہو جائیگی۔ انشاء اللہ ہمیں کافی کامیابی ملی ہے مولانا صاحب اور انشاء اللہ اُنکے قاتلوں کو ہم کیف کردار تک پہنچائیں گے۔ میں اپنی حکومت کی طرف سے اور ذاتی طور پر بھی میں اس چیز میں ہوں انشاء اللہ۔ ہماری forces ہر طریقے سے تعاون کر رہی ہیں اور ہم انشاء اللہ انکو کیف کردار تک پہنچائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ جی۔ میرے خیال سے اس معاملے پر مزید بحث نہیں ہونی چاہیے۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو کچھ وقت دینا چاہیے اگر وہ اس پر کام نہ کرے تو پھر further action اسمبلی کی طرف سے ہو گا۔

میر اختر حسین لاغنو: دیکھیں جناب اسپیکر! نصراللہ زیرے بھائی نے جس طرح کہا کہ یہاں کوئی شہر کے اندر دس جگہوں پر check points ہیں جہاں سے ہم روزگزرتے ہیں روز ہم اپنا تعارف کرواتے ہیں روز ہم گاڑیوں کی تلاشی دیتے ہیں اسی کوئی شہر میں کالے شیشوں میں اسلحہ بردار لوگ بھی دنناتے پھرتے ہیں اُن سے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ سردار صاحب نے جو justification کہ انکا تعلق ایران سے ہے۔

جناب اسپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ کچھ عرصہ پہلے بھی ایران سے کوئی پندرہ بیس یا چھپس گاڑیوں کا ایک لشکر اسلحہ کے ساتھ پوری ایک فوج وہاں سے بارڈر cross کر کے آتا ہے اور والبندین میں مجید نو تیزی نامی آدمی کو یہاں

سے اٹھا کے گھر میں اُس کی فائزگ ہوتی ہے اُس کے لوگ مارے جاتے ہیں اور مجید نو تیزی کو یہاں سے اٹھا کے وہ واپس اسی route پر انہی چیک پوسٹوں سے ان تمام جو ہمارے Check Points ہیں انکو cross کر کے دوبارہ ایران جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! ہمیں اخلاق اور اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیں ہاتھ کھڑے کر دینے چاہئیں کہ ہمارے بس میں نہیں ہے نہ ہماری law enforcement agencies کے بس میں ہے نہ ہماری حکومت کے بس میں ہے کہ جس کا جی چاہے ایران سے آکے کوئی شہر Capital میں مجھے مار کے چلا جائے جس کا جی چاہے ایران سے اٹھ کے لشکر کریں میں، میں، پچیس، پچیس گاڑیوں میں جناب والا! یہ کوئی چڑیا نہیں تھا کہ بارڈر کے اوپر سے اڑ کر آیا کسی کو پتا نہیں چلا۔ میں پچیس گاڑیوں میں وہاں سے ایک لشکر آتا ہے دلبند یہ شہر کے اندر مجید نو تیزی کے گھر پر حملہ کرتا ہے اُس کے گن مینوں کو مارتا ہے مجید نو تیزی کو اُس کے گھر سے اٹھا کے ایران لے جاتا ہے، تو جناب والا! یہ حکومت ہے یہ ریاست ہے یہاں کی فورسز ہم کیا کر رہے ہیں؟ یا تو پھر ہم یہ سمجھیں کہ ہماری مرضی اور منشاء اتنے ساتھ شامل ہے۔ کیونکہ جناب والا! اگر ریاست نہ چاہے اگر یہاں کی فورسز نہ چاہیں اگر ریاست کی مشینزی ملی ہوئی نہ ہو تو میں آپ کو اس ذمہ دار فلور پر یہ گارنٹی دیتا ہوں کہ کسی کے گھر سے مرغی کا انڈا بھی کوئی چراکر نہیں لے جاسکتا۔ یا تو آج یہاں ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا ہو گا کہ نشیاث فروش دن دیہاڑے سر عام نشیاث کا دھندا کر رہے ہیں پکڑنے والا کوئی نہیں، چور بدمعاش دن دیہاڑے، روڈوں پر کھڑے ہو کے کلاشکوف کے ساتھ کالے شیشوں میں اُتر کے، رات میں ہوا تھا جناب والا! اس کی viral video ہوئی ہے۔ یہ کھڑے ہو کے یہاں خوف و ہراس پھیلاتے ہیں ہوائی فائزگ کرتے ہیں لوگوں کو گالم گلوچ کرتے ہیں لوگوں کے گریانوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں اس طرح کا یہ واقعہ اسماعیل جان والا دن دیہاڑے، شام کو چبجے لیاقت بازار جیسے ایک رش والے علاقے میں جہاں عید کی شاپنگ کے لئے آدھا کوئی شہر آتا ہے، وہاں آپ کا city تھا نہیں موجود ہے وہاں آپ کی eagle force کے جوان بھی موٹر سائیکلوں پر گشت کر رہے ہوتے ہیں وہاں آپ کی FC کے جوان بھی موٹر سائیکلوں پر گشت کر رہے ہوتے ہیں وہاں جگہ جگہ پولیس کے ناکے بھی لگے ہوئے ہیں ان کے باوجود وہ آتے ہیں ایران سے بقول سردار صاحب کے کہ ایران سے آتے ہیں اسماعیل کو گولی مارتے ہیں اُس کی ڈکان کا تمام سونا اٹھا کے واپس گاڑی میں اسلحہ کے ساتھ وہ واپس ایران بھی پہنچتے ہیں ہم کر کیا رہے ہیں جناب اسپیکر! یا تو اس floor of the House پر ہم آج اس بات کا اعتراف کر لیں کہ تم اتنے ساتھ ہلے ہوئے ہیں یا ہماری مرضی اور منشاء ہے، یا پھر ہم اس بات کا اعتراف کر لیں کہ ہم دونوں ہاتھ کھڑے کر دیں کہ ہمارے بس میں نہیں

ہے ان جرائم کو روکنا، ان دو میں سے ایک کام تو جناب اسپیکر! یہاں اعتراف ہونا چاہیے۔ بہت شکریہ جناب والا!

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی سلیم کھوسے صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسے (وزیر محکمہ مال): میں کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا WAPDA کے حوالے سے، ہمارا نصیر آباد ڈویشن گرم ترین علاقہ ہے آج کل سینٹی گریڈ پچاس تک چلا جاتا ہے۔ جناب والا! اس اسمبلی سے بڑھ کر کوئی اور فورم نہیں ہے اس تناظر میں آپ کی سخت قسم کی رولنگ آئی آن کے خلاف، دوچار دفعہ آپ نے واپڈا CEO کو بھی یہاں بلایا، وہ یہاں تسلیاں دیکے چلے جاتے ہیں۔ آن کا وہی حال ہے وہی ویریہ ہے جو پہلے دن سے ہی ہمارے لوگوں کے ساتھ ہے۔ پچاس سینٹی گریڈ تک چلا جاتا ہے اور بھلی ایک گھنٹے تک بھی اگر مل جائے تو بڑی بات ہے۔ بارہ گھنٹے شیڈول کے مطابق دینے کے پابند ہے۔ ہمیں اس سے زیادہ ایک منٹ بھی نہیں چاہیے ہم بارہ گھنٹے میں ہی خوش ہیں کم سے کم یہ تو ہمیں دے دیں۔ بالکل بھلی دینے کیلئے تیار نہیں ہیں بے انتہا زیادتی کی جا رہی ہے گرم علاقے کے لوگوں کے ساتھ جناب اسپیکر صاحب! پچھلے دنوں شاید آپ کی نظر سے بھی کل گزر اہو گا اخبار میں کہ پرسوں اُستھ محمد کے میرے خیال میں سیشن نجح اور جو ڈیش نج صاحب نے واپڈا کے SDO کو آدھا گھنٹہ لاک آپ میں بند کیا احساس دلانے کے لئے کہ ان قیدیوں کا کیا حال ہے جو بغیر بھلی کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُستھ محمد ہو صحبت کا پورا علاقہ، جتنے بھی ہمارے صحبت پور کے فیڈرر ہیں سب کا یہی حال ہے۔ جعفر آباد کے جتنے فیڈر ہیں آن کا یہی حال ہے نصیر آباد کے جتنے فیڈر ہیں انکا یہی حال ہے واپڈا والے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ نہ جانے کس جرم کا، کون سی ہم نے انکے ساتھ زیادتی کی جو ہمیں اور ہمارے لوگوں کو عذاب میں مبتلا کیا گیا ہے۔ جناب والا! اس کے ساتھ ساتھ جو ہم نے 2009ء میں جو fund یعنی villages کیلئے وہ آج تک نہیں مہیا کیا گیا 2009ء گزر آج 2020ء ہے پچھلے سال میں نے تقریباً کوئی 13 کروڑ کے قریب اسکیمات دیئے کیونکہ گرم علاقہ ہے بھلی کی اشد ضرورت ہے۔ ایک روپیہ بھی آج تک خرچ نہیں کیا گیا حالانکہ 13 کروڑ روپے آن کے accounts میں چلے گئے چیک آن کو مل گیا، سب کچھ مل گیا لیکن اس کے باوجود آج تک کام نہیں کیا جا رہا ہے۔ میری گزارش ہو گئی آپ سے کہ اس پر کوئی سخت رولنگ دیں اور میں اس اسمبلی کے توسط سے عمر ایوب صاحب بھی جو منستر ہیں آن سے بھی گزارش کروں گا کہ خدار!

لیں بلوچستان کے عوام کے ساتھ بے انتہا زیادتی کی جا رہی ہے واپڈا کی جانب سے۔ اور آپ سے میں گزارش کروں گا کہ کوئی سخت قسم کی رولنگ دیں اور رولنگ کی implementation بھی کرائیں۔

بہت بہت شکریہ جناب اسپیکر۔

میر جان محمد خان جمالی: صرف ہمارا علاقہ گرمیوں میں ٹیوب ویل آپ کے نہیں چلتے پانی کے مسائل سارے بلوچستان میں ہیں۔ کوئی تدارک نہیں ہے اگر حکومت نہیں چلتی تو ختم کریں نئے ایکشن کرائیں چھوڑیں جان اگر نہیں چل رہا معاملہ۔ ایک یہ ہے ساری حکومتیں جاتی ہیں کوئی نہیں فرق پڑتا۔ ایک تو یہ ہے دوسرا بھائیوں کو بتاتا جاؤں کہ فیڈرل subject ہے واپڈا ان کے زیر کمائٹ ہے۔ ہمارا inter provincial matter ہے سندھ کے ساتھ، پانی دینے کے لیے تیار نہیں ہے ہمیں سندھ ہمارے علاقوں میں فصل جو بوانی کی تھی وہ خشک ہو گئی شکر ہے اس وقت اطلاع یہ ہے کہ اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ رب مہربان ہو رہا ہے ہمارا ہمسایہ مہربان نہیں ہے۔ یہ سارے مسائل ہیں کچھ فیصلے کریں دو سال ہو گئے ہیں کیا output ہے کیا کارکردگی ہے، بتائیں کیا کیا ہے یہ ہمیں بتادیں۔ سارے پاکستان level کی باتیں بہت اچھا کیا کشمیر ڈے منایا اخلاقی طور پر آپ صحیح ہیں لیکن عملی طور پر کیا ہوگا۔ میرا خیال ہے آپ کو پتا ہو گا اُس زمانے میں کشمیر کچھ آزاد ہوا تو پھر دیکھیں گے۔ بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکر یہ جمالی صاحب۔ آپ کی باتوں سے اپوزیشن والوں کے چہروں پر ایسی مسکرہٹ آگئی سب بہت خوش ہو گئے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ہمارے فاضل ممبر صاحبان نے بہت اچھی باتیں کیں۔ یقیناً ان کا علاقہ صوبے کا گرم ترین علاقہ ہے۔ میں کوئی شہر کی بات کروں گا عید کے دنوں میں جناب اسپیکر! کوئی شہر کے پورے سریاب فیڈر، پورے آپ کا پشتون آباد، سیپلا ٹکٹ ٹاؤن اس میں بھلی کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ اور بھلی ہمیں کتنی مل رہی ہے جس کی وجہ سے تمام ہمارے جو برتری آلات ہیں گھروں کے فرنج ٹی وی موڑو غیرہ سب کچھ جل گیا ہے۔ کوئی میں یہ حالت ہے اب تو ہر جگہ گیس بھی نہیں بھلی بھی نہیں۔ مہنگائی کہاں تک پہنچ گئی۔ لہذا درست فرمایا کہ ان حکومتوں کو resign کرنا چاہیے یہ عوام کے مسائل حل کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے کارروائی کی طرف جائیں۔

جناب محمد بنین خان خلجمی: میں کوئی بھی بھلی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ سریاب فیڈر سے ہم نے ایک سٹی فیڈر بھی بنایا ہے جس کا ہم کچھ دنوں میں افتتاح کرنے والے ہیں۔ جو نصراللہ زیرے صاحب نے کہا واقعی پشتون آباد میرے area میں بھی ہے وہاں بالکل یہ مسائل جو آپ بتا رہے ہیں اسی طرح ہیں حل نہیں ہو رہے ہیں۔ مگر ہم نے اُس کے لیے پیسے رکھے ہیں اور انشاء اللہ کچھ عرصے میں اُس کا بھی فیڈر الگ کریں گے اور ہزار گنجی کا جو آپ کا transfarmers upgate کر رہے ہیں اُس کو ہم تاکہ اُس سے سریاب کی بھلی

کو فرق پڑے۔ اور جوابات ہوتی ہے جملی کی 2013ء کے بھی ایکشن لوگوں کو یاد ہے اور وہ اتحادیوں کے بھی ہاتھ ہیں کہ اُس میں جو جنت انہوں نے بنائی تھی بلوچستان کو اور پاکستان کو سب کو یاد ہے۔ کہ کیا کارنا مے کیے تھے وہ سب کو پتہ ہے۔

حاجی احمد نواز بلوچ: جناب! ہم نے 70 سالوں سے مبہی سنائے کہ ہمیں بھلی ملے گی لیکن ہمیں نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں جب last time میں نے روئنگ دی تھی CEO کو بلا یا تھا ایک تو اُس میں معزز ارکین کی تعداد بہت کم تھی آپ لوگ پھر اس دن آتے بھی نہیں ہیں۔ اور دوسرا آپ لوگ جو یہاں باقی کرتے ہیں میئنگ میں پھر آپ لوگوں کی یہ باتیں نہیں ہوتیں وہاں آپ لوگ پھر تعریف کرتے ہیں۔ وہاں میں نے جس محکمہ کو بھی بلا یا ہے آپ لوگ پھر وہاں سامنے اُس محکمے کی تعریف کرتے ہیں، وہاں آپ لوگوں کے الفاظ بدل جاتے ہیں۔ (ایوان میں شور شرابہ) میمن خان order in the house

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 19 دریافت فرمائیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: سوال نمبر۔ 19

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر اعظم صاحب تو نہیں آئے ہیں اُن کی جگہ کوئی اور جواب دے سکتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! حکومت کے معنی کیا ہے؟ You are the custodian of

وزراء جب ہم اُن سے سوالات کرتے ہیں یہ پتہ نہیں یہ سوال کتنی بار اس ہاؤس میں آچکا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ سلیم کھوسمہ صاحب! آپ اس سوال کا جواب دیں گے؟

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، اُس کو پتہ ہی نہیں ہے اُس نے پڑھا نہیں ہے۔ وہ ایمانداری سے بولیں، اُن سے کہا گیا ہے کہ آپ ہوم ڈپارٹمنٹ کے سوالات کے جوابات دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ بھی ہوم منٹر ہے ہیں۔

میر سلیم احمد کھوسمہ (وزیر محکمہ مال): زیرے صاحب! ایک گزارش ہے کہ آپ لوگوں نے کئی دفعہ بڑے دل کا مظاہرہ کیا ہے ایک مرتبہ پھر کر لیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ نے کبھی بڑے دل کا مظاہرہ کیا ہے؟

وزیر محکمہ مال: ہم بھی آپ کے ساتھ ہمیشہ کریں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ اپنی گریبان میں جھاگنکیں۔ اپوزیشن نے ہر وقت بڑے دل کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ نے اگر کبھی کیا ہے تو بتائیں؟

وزیر یحکمہ مال: بلوچستان اسمبلی کی روایات ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: نہیں روایات، روایات میں آپ نے ہمیں پتہ نہیں کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔

وزیر یحکمہ مال: اپوزیشن والے بھی ہمیشہ بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے بھی کئی معاملات میں بڑے دل کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ لیکن بہتر یہ ہو گا کہ پرسوں ہوم منسٹر صاحب آر ہے ہیں اس کو اب defer کیا جائے تو بہتر ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: جناب اسپیکر! آپ رولنگ دے دیں، اگلے دن کے لیے ہوم منسٹر صاحب کو آپ پابند کر دیں کہ وہ ہاؤس میں آ کر ہمارے سوالات کے جوابات دے دیں۔

وزیر یحکمہ مال: وہ انشاء اللہ 10 تاریخ کو آئیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ مکملہ داخلہ کے جتنے بھی سوالات ہیں، یہ اگلے سیشن کے لیے موخر کیے جاتے ہیں۔ اور ہوم منسٹر صاحب اور ہوم سیکرٹری صاحب اُس دن اپنی بیہاں حاضری کو لیقینی بنائیں۔ جی لا یو اسٹاک کے سوالات آپ لوگوں میں سے کوئی جواب دے سکتے ہیں کہ اُس کو بھی موخر کریں۔ جی مکملہ حیوانات کے سوالات بھی اگلے سیشن کے لیے defer کیے جاتے ہیں۔ اور منسٹر اور سیکرٹری اُس دن اپنی حاضری کو لیقینی بنائیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! آپ ہی کی ایک رولنگ کے مطابق میرا ایک سوال ہے بیہاں لا یو اسٹاک کے حوالے سے۔ سوال نمبر 36۔ اگر آپ کو یاد ہو آپ ہی نے رولنگ دی تھی کہ اس طرح کے میرے کوئی پانچ سوالات تھے۔ وہ آپ نے PAC کو refer کیے تھے۔ یہ question وہاں ہم نمٹا چکے ہیں۔ ان کو kindly کا روای سے نکال دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے۔ وقفہ سوالات ختم۔ وزیر صاحبان کو رخصت نہیں ہے بیہاں آنے کے لیے اور جواب دینے کے لیے یہ اگلے سیشن میں نمٹا کیں گے۔ رخصت کی درخواستیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرضیاء اللہ لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست

میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر اسد اللہ بلوچ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ملک نعیم خان بازی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب محمد اسلم خان رئیسانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب زادہ گھر ام بکٹی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میرزاد علی ریکی صاحب کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مستورہ بی بی صاحبہ نے کوئئے سے باہر ہونے کی بنا روایں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیالاترین صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی

درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: کمی شام لال صاحب نے تجھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب کی جانب سے تحریک التوانہر 1 موصول ہوئی۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 751 کے تحت تحریک التوانہر 1 پڑھ کر سناتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ چندر durand line کی تجارتی راہداری کی مسلسل بندش کے خلاف چن کے عوام گزشتہ دو ماہ سے زائد عرصے سے سراپا احتجاج ہیں۔ جبکہ مورخہ 30 جولائی 2020ء کو فریتھر کور FC کی جانب سے پر امن نہیں معصوم اور بے گناہ شہریوں پر بلا جواز اندھادھند فائرنگ کی گئی۔ جس کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت 6 افراد شہید اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اخباری تراشہ مسلک ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے عوام میں سخت اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نویعت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا تحریک التوانہر 1 کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ جوارا کین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔ اذان ہے دومنٹ سارے تشریف رکھیں۔

(اذان عصر۔ خاموش)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ نہیں اس پر میرے خیال سے بولنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جی۔ انجینئر زمرک خان اچکزی (وزیر ملکہ زراعت و کوآپریٹوں): ایک تحریک التوانہر ہے اُسکے اوپر دوسری تحریک التوانہر آتی ہے اور اُسی نویعت کی ہے تو اس میں قانون کیا کہتا ہے۔ نہیں ہے کہ اُس دن ہم لوگ حاضر نہیں تھے شاید ان لوگوں نے یہاں کوئی غیر اور غیر ضروری باتیں بھی ہوئی ہیں غیر ضروری طریقے سے کچھ ہمارے ممبروں نے غلط باتیں بھی کی ہیں ہمارے متعلق اپوزیشن سے بھی ہوئی ہیں شاید گورنمنٹ سے بھی ہوئی ہیں۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ چن کا مسئلہ، ہم گئے تھے یہ ساری چیزیں حل ہوئی ہیں۔ نہیں کہ rules یہ ہیں کہ ایک تحریک التوانہر ہوئی ہے آپ اگر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ نصر اللہ زیرے صاحب آپ دومنٹ سن لیں پھر آپ بات کریں۔ already

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میری تحریک الٹا جب 30 جولائی کو وہاں فائرنگ ہوتی ہے لوگ شہید ہوتے ہیں اُس کے بعد میری تحریک الٹا ہے جو دوسرا میری تحریک الٹا ہے وہ شہادتوں سے پہلے کی ہے جو خود MPA صاحبہ جواب بھی باہر نکل گئیں۔ بشری رند صاحب نے کورم کی نشاندہی کی اپوزیشن نے نہیں کی ہے حکومت نے کی ہے۔ ہم اپوزیشن کے 14 ممبران یہاں موجود تھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the house میں آپ نے جو سوال کیا میں اُس کا جواب دیتا ہوں۔ جی

وزیرِ حکومہ زراعت و کاؤپریویٹو: اپنا نام نکالنے کے لیے اپنے آپ کو ہیرا بنا نے کے لیے لوگ یہ چیز کرتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: لوگ مرے ہیں جناب اسپیکر! اس میں نام نکالنے کی کوئی بات نہیں ہے یہ عوام کی بات ہے۔

وزیرِ حکومہ زراعت و کاؤپریویٹو: اس پر کمیٹی بنانی ہے اس میں جو لوگ involve ہیں ہم کہتے ہیں اُس تحریک الٹا پر بحث مکمل کر کے پھر یہ لے آئیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! وہ تحریک الٹا تو اُس دن ختم ہو گئی بندے آج مرے ہیں۔

وزیرِ حکومہ زراعت و کاؤپریویٹو: جناب اسپیکر 10 جون کو جمع ہوئی تھی اور 14 تاریخ کو پیش ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ مجھے بات کرنے کا موقع دیں میں بات کروں آپ لوگ خاموش ہو گئے تو میں اس پر بات کروں گا۔ دیکھیں میرے خیال میں، زمرک خان۔

وزیرِ حکومہ زراعت و کاؤپریویٹو: میں آج پیش کروں اور آپ کو بتاؤں گا کہ میں کیا کہوں گا پانچ دن پہلے نہیں ہوا پانچ دن کے بعد تو ہو سکتا ہے اس پر بحث آپ بھی نکل گئے تھے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ کو یاد نہیں آپ کمرے میں چھپ گئے تھے آپ کو آپ کے selector نے ہاتھ ہلا�ا تھا۔ کہ نکل جاؤ۔ آج بھی آپ کو جس نے select کیا ہے اُس نے آپ کو انگلی دکھائی ہے یہ بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب، میں خالص order in the house زیرے صاحب خاموش ہو جائیں۔ آپ لوگ مجھے بات کرنے دیں تشریف رکھیں۔ ادھر میں باہر بھائی نہیں ہوں، اسپیکر ہوں صحیح ہے تحریک قاعدہ 2-75 کے تحت مطلوبہ ارکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ لہذا جناب نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی تحریک الٹا نمبر 1 پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر 1

جناب نصراللہ خان زیرے: شکریہ جناب اسپیکر۔ میں اسمبلی قواعد و انصباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ چین durand line کی تجارتی راہداری کی مسلسل بندش کے خلاف چین کے عوام گزشتہ دو ماہ سے زائد عرصے سے سراپا احتجاج ہیں۔ جبکہ مورخہ 30 جولائی 2020ء کو فرنٹیر کور FC کی جانب سے پرمان نہتے معصوم اور بے گناہ شہریوں پر بلا جواز اندر صادر ہند فائزگ کی گئی۔ جس کے نتیجے میں ایک خاتون سمیت 6 افراد شہید اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اخباری تراشہ منسلک ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے عوام میں سخت اضطراب اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لا یا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک التوا پیش ہوئی۔ لہذا تحریک التوا نمبر 1 کو مورخہ 10 اگست 2020ء کی نشست میں بحث کے لیے منظور کی جاتی ہے۔ جی۔

انجیئر زمرک خان اچنڈی (وزیر ملکہ زراعت و کواپریووں): دونوں تحریک التوا کو بحث کے لیے منظور کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ لوگ مجھے بات کرنے کا موقع دیں اس میں آپ لوگوں کی تحریک التوا کی اور اس تحریک التوا کی نوعیت میں فرق ہے۔

وزیر ملکہ زراعت و کواپریووں: میں آپ کو بتاتا ہوں آپ مجھے سنیں آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں اگر وہ کر سکتے ہیں کر لیں۔ دیکھیں بارڈر کے حوالے سے اگر جو situation پیدا ہوئی ہے ہم اس پر اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ہم بحث بھی کریں ہم جواب بھی دیں گے ہم نے کیا کردار ادا کیا ہے۔ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کیا ہمدردی کی ہے، ہم نے پوری کمیٹی تشکیل دی ہے دیکھیں میں آپ کو بتا دوں کہ وہ اسی نوعیت کی تحریک التوا تھی آپ اکٹھی کر کے بحث کے لیے منظور کریں۔ اس پر ان کو اعتراض ہے تو کہہ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محرک نصراللہ خان زیرے صاحب اور آپ لوگوں کی جو تحریک التوا تھی وہ نہ صادی گئی تھی۔

وزیر ملکہ زراعت و کواپریووں: نہیں وہ نہ صادی گئی تھی اس لیے کہ اگر آپ نے روکنگ دی ہے تو وہ غلط دی ہے کورم ٹوٹ گیا تھا، کورم ٹوٹنے سے تحریک التوانا نہیں دی جاتی۔ پھر اس تحریک التوا کو اگر کوئی کارروائی کے دوران، آپ مجھے سن لیں اس میں یہ تھا کہ اگر آج کورم ٹوٹ جائے تو کیا یہ جو ایجنسی ہے یہ ختم ہو جاتا ہے۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں آپ کو جواب دیتا ہوں جب prorogue اُس میں سب کچھ تتم ہو جاتا ہے۔ وزیر حکومت زراعت و کوآپریٹورز: میں request کر رہا ہوں آپ میری request پر اس چیز کو کٹھی کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محکم نصراللہ خان زیرے ہیں وہ نہیں کرنا چاہتے۔

وزیر حکومت زراعت و کوآپریٹورز: دیکھیں یہ قرارداد یہ ہیں اگر کو مرٹوٹ جائے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میرے فاضل دوست صاحب اُس دن اجلاس، 17 تاریخ اجلاس کا آخر دن تھا اگر آپ کو یاد ہو تم یہاں بیٹھے ہوئے تھے اپوزیشن مکمل یہاں بیٹھی ہوئی تھی آپ سنیں۔

وزیر حکومت زراعت و کوآپریٹورز: نصراللہ صاحب! آپ غلط بات نہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اسپیکر! order in the house اُس دن میں موجود تھا سب کچھ میرے سامنے ہوا کارروائی کو آگے لے جاتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اُس میں تمام ایجنسڈا delete ہو جاتا ہے۔ آج دوسرا اجلاس ہے اس میں لوگ مرے ہیں ہم آگئے آپ نے منظور کیا ہے 10 تاریخ کو بھلے جناب اسپیکر! منستر صاحب 10 تاریخ کو ایک گھنٹہ بحث کریں ہمیں خوشی ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب محمد اکبر مینگل صاحب رکن اسمبلی کی جانب سے تحریک التوا 2 موصول ہوئی۔ قواعد انضباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 72 اف کے تحت ایک دن میں ایک ہی تحریک التوا پیش کی جاسکتی ہے۔ لہذا تحریک التوا نمبر 2 کو 10 اگست 2020ء کی نشست کے لیے مؤخر کی جاتی ہے۔ نصراللہ صاحب agree نہیں ہیں اس پر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! منستر صاحب ہیں وہ اپنی پارٹی کی نمائندگی، 10 تاریخ کو یقیناً وہ بحث کریں گے as party as minister کی بھی بحث کریں گے ہمارے اپوزیشن لیڈر بھی بحث کریں گے باقی بھی کریں پھر ہم اُس پر تجویدیں گے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر حکومت زراعت و کوآپریٹورز: نہیں آپ کی تحریک التوا پر مجھے اعتراض نہیں ہے ہم تو آپ کی تحریک التوا پر آپ کے ساتھ ہیں، میں اپنی تحریک التوا کی بات کر رہا ہے۔ نہیں دیکھیں اس میں بہت سے issues ہیں میری اپنی پارٹی کا مسئلہ پیدا ہوا ہے۔ دیکھیں آپ اس کو نہیں سمجھتے ہم سمجھتے ہیں پارٹی کے آپ نے پارٹی ایک منٹ حاجی صاحب! میں آپ کو ایک چیز بتاتا ہوں۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: اس کا credit آپ کو نہیں ملے گا آپ credit کی بات نہ کریں۔

وزیر حکومہ زراعت و کواپریوں: حاجی صاحب! آپ کا ایک سوال ہے کہ کس سیشن کا 18 فروری 2020ء کا سیشن ختم ہوتا ہے دوسرے سیشن میں پھر اس کو واپس لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان! آپ تشریف رکھیں۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: آپ تشریف رکھیں ابھی یہ نہیں ہو سکتا جو تھا وہ ہو گیا 10 تاریخ کو آپ بحث کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ دونوں کو اسپیکر نے بات کرنے کی اجازت نہیں دی ہے شکر یہ۔

حاجی نواز کا کڑ: جناب اسپیکر! میری بھی ایک قرارداد اسی حوالے سے تھی اُس قرارداد کو بھی آج لا یا جائے وہ بھی 10 تاریخ کو منظور ہوئی ہے۔

وزیر حکومہ زراعت و کواپریوں: یہ اسی دن بھی نکل گئے تھے پر و انہیں ہے میں یہ نہیں کہتا لیکن ابھی یہ ہے کہ میری تحریک التوا کو ایسے consider کیا جائے۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: آپ ایک بار پھر اس تحریک التوا کو اس تحریک التوا کی طرح Hijack کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order

وزیر حکومہ زراعت و کواپریوں: میری تحریک التوا کو consider کیا جائے، سیکرٹری صاحب! آپ ان سے کہہ دیں اگر نہیں کرنا چاہتے پھر رائے شماری کر لیں جو نہیں کرنا چاہتا وہ نہ کریں اسپیشل permission لے لیں اگر نہیں کرنا چاہتے نہ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب نور محمد ذمہ (وزیر حکومہ پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ و بی و اسا): اس معاملے کے لیے جس پارٹی نے تنگ و دو کی ہے جس پارٹی نے کوشش کی ہے جس پارٹی نے تحریک التوا پہلے پیش کی ہے اور جس پارٹی کو احساس تھا اس معاملے کا وہ ANP تھا۔ لیکن آج کوئی credit اور لے رہا ہے۔ یہ کوئی سادہ بات نہیں ہے اس معاملے میں ANP نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے اس معاملے کے لیے ایک کمیٹی بن گئی ہے ان کی request پر ANP باقاعدہ وہ چلی بھی گئی ہے وہاں پانی جب سر سے گزر گیا پانچ بندے مر گئے اب اُن کی لاشوں پر سیاست کر رہے ہیں، لاشوں پر تو سیاست نہیں ہونی چاہیے۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: آپ کا وزیر داخلہ ایک ہے انہوں نے، جو ان کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا اُس پر ان لوگوں نے دستخط نہیں کیتے تھے اب یہ بات کر رہے ہیں کہ credit کس کا ہے بات کس نے اٹھائی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالواحد صدیقی صاحب رکن صوبائی اسمبلی اپنی قرارداد نمبر 78 پیش کریں۔

اچکرڈی صاحب ابھی نہیں ہو سکتا محرک کی مرضی ہوتی ہے آپ کی تحریک التوانمندی ہے ختم ہو گئی ہے۔ جی جی۔
جناب عبدالواحد صدیقی: قرارداد نمبر 78۔ ہرگاہ کہ ٹزوپ ریلوے سیکشن کو کاٹتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کی جگہ ایک بڑی اور معیاری لائن بچھائی جائے گی، لیکن ایک طویل عرصہ گزرنے کے باوجود تاحال مذکورہ لائن نہیں بچھائی گئی جس کی وجہ سے علاقے کے مکینوں کو اپنی معدنیات، فروٹ اور سبزی اور دیگر زرعی اجناس کوئی اور بعد ازاں ملک کے دیگر صوبوں تک پہنچانے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں احساس کمتری پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ بوستان تا ٹزوپ ریلوے لائن کو دوبارہ بچھانے کو قیمتی بنایا جائے تاکہ وہاں کے مکین اپنی معدنیات، فروٹ، سبزی اور دیگر زرعی اجناس کوئی اور بے چینی کا خاتمه اور ازالہ بھی ممکن ہو سکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: قرارداد نمبر 78 پیش ہوئی admisibility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر! ہمیں افسوس ہے جو ہمارے دوست بیٹھے ہیں حکومتی پیشوں پر وہ کسی مسئلے پر سنجیدہ نہیں ہیں۔ خصوصاً نور محمد مڑھ صاحب کیوں کہ یہ مسئلہ بلوچستان کے بڑے area جہاں سے ان کا بھی تعلق ہے، جناب والا! آپ-----

وزیر یحکمہ پیلک ہیلتھ انجینئرنگ و بی و اسا: میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ ابھی وہی لوگ تحریک پیش کر رہے ہیں، وہ انگریز کے وقت کی لائن ہے وہ نکال کر انہوں نے بیچ دی وہ یہی ٹھیکیدار ابھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ پھر اپنی تقریر کے دوران ماضی پر نظر ڈال دیں۔ ابھی انکوبات کرنے کا موقع دیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب والا! آپ کے علم میں ہے کہ اس قرارداد کی آج کے دور میں اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ چونکہ پہلے جو تریک کے روشن کی وجہ سے روڈ بہت مصروف ہیں۔ ہم اپنی سبزیوں کو، اجناس کو کراچی لا ہو رکنکے پہنچانے میں ہمارے لیے یہ لائن بڑی سہولت تھی۔ لیکن آج وہ سہولت نہیں ہے۔ تو میرے خیال میں اگر اس میں یہ بھی اضافہ کیا جائے کہ کم از کم اس کو خیر پشتو نخواہ تک بچھائی جائے۔ تو کراچی سے یہ route ریلوے کا سب سے زیادہ فائدہ مند route ہو گا۔ لہذا اس قرارداد کو ایوان منظور کر کے وفاق سے سفارش کی جائے کہ ہمارا یہ انتہائی دیرینہ مسئلہ ہے اور ہمارے ساتھ جو بے انصافی کی گئی ہے ہم اس پر نہیں جاتے ہیں کہ وہ لائن جو اکھاڑی گئی کہاں گئی کون لوگ لے گئے اُس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ لہذا ایوان سے گزارش ہے کہ ہماری اس قرارداد کو منظور کر کے وفاق کو سفارش کی جائے۔ شکریہ۔

وزیر ملکہ زراعت و کواہ پریزوں: جناب اپیکر! اس میں دو قسم چیزوں کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح نور محمد نے کہا کہ ہمارے اپنے لوگوں نے اس کو در بر کر دیا، ایک تاریخی لائن تھی، اس کو سمجھا لانا چاہیے تھا، یہ تاریخ کا حصہ ہوتا ہے جو دوسو سال پہلے کوئی چیز نہیں ہے وہ ایک history ہوتی ہے اُس کو ہم نے تباہ کر دیا، اور یہ نہیں کہ گورنمنٹ نے اس پر کوئی کارروائی کی تھی لیکن ہم اپنی تاریخ کو منسخ بھی کرتے ہیں اور ہم نے اپنی تاریخ کو خراب بھی کر دیا۔ اُس دن میں بوستان سے گزرتے ہوئے وہ ڈبے بھی دیکھے، میں نے کہا کم از کم ان ڈبوں کے لیے ہم ریلوے کو گزارش کر دیں کہ یہ ڈبے تو محظوظ کر لے، وہ چھوٹے سائز کے ڈبے جو بھی آپ کو نہیں ملیں گے۔ اُن ڈبوں کی حالت آپ دیکھ لیں اُن کو یہاں محفوظ کرنا چاہیے اور ایک تاریخ ہے کہ جی کل لوگ کہیں کہ جی دو سو سال پہلے یہاں ریلوے چلتی تھی۔ لیکن میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا ہوں، ہمارے پاس ایک نیا project شروع ہوا ہے وہ تو پورا CPEC ہے اُس کے تحت یہاں ایک پوری ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ اُس کے ساتھ fiber optics ابھی بچھائے جائیں گے اُس میں ہمارے power houses بنیں گے اُس میں انٹرستی زون بنیں گے، ایک پوری ریلوے لائن گوادر سے لے کر پورے بلوچستان یہ اس راستے سے یہ ریلوے لائن بچھائی جائے گی۔ اس قرارداد کے ہم حق میں ہیں، لیکن already ہمیں اُس پر زور دینا چاہیے جو ہمارا CPEC ہے اُس کا کیا بنا۔ ہم سندھ اور بلوچستان کے مخالف نہیں لیکن بلوچستان کا حق بنتا ہے۔ گوادر کا مقصد CPEC اور CPEC کا مطلب گوادر۔ CPEC کا دل گوادر ہے، اگر گوادر نہیں ہو تو CPEC کے حوالے سے جو ہمیں نہیں ہوگا۔ اس قرارداد میں یہ بھی میں مطالبہ کروں گا کہ اگر فنڈ نہیں ہیں تو CPEC کے حوالے سے جو ہمیں چاہئے grants دیتا ہے اُس کے تحت ہماری ریلوے لائن پر کام شروع کیا جائے۔ تو وہ بھی بہتر ہو گا اور مناسب بھی ہو گا۔ شکریہ جناب اپیکر۔

(اس مرحلے میں جناب اصغر علی ترین، چیئرمین صدارت کی گرسی پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: شکریہ زمرک صاحب۔ جی حاجی نواز صاحب۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: جناب چیئرمین! ہم قرارداد پیش کرتے آرہے ہیں جو بھی قرارداد پیش ہوتی ہے وہ منظور ہو جاتی ہے، لیکن اُس پر عمل درآمد نہیں ہوتا، ایک بھی قرارداد مجھے دکھادی جائے جس پر عملدرآمد ہوا ہو۔ دو سال پہلے میں نے گیس کے حوالے سے جو گلستان کی گیس پانپ لائن ہے اُس کے حوالے سے میں نے قرارداد پیش کی وہ منظور ہوئی لیکن اُس پر آج تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ ہم تو کاغذی کارروائی میں پورا کام کر کے دکھادیتے ہیں، یہاں سے منظور ہو کر چلی جاتی ہے لیکن وہاں سے اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ اس پر آپ اگر مضبوط رو لنگ دیں

قراردادوں پر عملدرآمد کا۔ کیونکہ قرارداد منظور ہو کر سرداخانے میں چلی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: یقیناً حاجی نواز کا کڑ صاحب نے دُرست فرمایا یہ اپنیکر صاحب کی اور حکومت کی اور اس اسمبلی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قرارداد پر عملدرآمد کروائیں۔ آیا قرارداد نمبر 78 منظور کی جائے۔ قرارداد منظور ہوئی۔ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف آپ اپنی قرارداد نمبر 82 پیش کریں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): قرارداد نمبر 82۔ ہرگاہ کہ ملک اور صوبے کے عوام گز شتنے 70 سالوں سے آئین پاکستان اور ملکی قوانین کے بلا تفریق و امتیاز نفاذ کے آرزومند ہیں، جو تاحال شنہ ہے حالیہ کمر توڑ مہنگائی کے باعث عوام شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ آئین اور قانون کا یکساں لاغونے ہونے کی وجہ سے عوام میں مایوسی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ معاشرے میں مایوسی کا عالم چھایا ہوا ہے، برداشت تخل، روایات اور اقدار کا خاتمہ ہو رہا ہے، حکومتیں آتی اور چلی جاتی ہیں، جبکہ بیور و کریں پھیس تا تیس سالوں تک ملک و عوام کی خدمت کیلئے فرائض سرانجام دیتی ہے، انتظامیہ آئین کا تیسرا اہم ستون ہے جس کی ذمہ داری آئین اور قانون پر عملدرآمد کروانا ہے۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے فرمودات کے مطابق اگر انتظامیہ اپنے فرائض منصبی بطریق احسن سرانجام دے تو معاشرے کے تمام مسائل و مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے اور انتظامیہ ہی عوام کا اعتناد، آئین کے تینوں ستونوں کو بحال کرنے میں صفت اول کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ مزید براں بانی پاکستان نے اپنے خطابات میں اپنے افسران سے فرمایا کہ قوم اور ملک کا جذبہ ہی انتہائی اہم ہے اور انہیں احساس دلایا کہ انہیں قانون اور ضابطہ کا ساتھ دینا چاہیے اور سیاسی دباؤ میں نہیں آنا چاہیے اس طرح عدالت عظمی اور عدالت عالیہ نے بھی اپنے فیصلوں میں بار بار اکامات جاری کیے ہیں کہ بیور و کریں کسی کا بھی غیر قانونی حکم تسلیم نہ کرے اللہزا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ انتظامیہ پر عوام کا اعتماد بحال اور آئین اور قانون پر بلا تفریق عمل کرنے کو یقین بنائے تا کہ عوام میں پایا جانے والا احساس محرومی کا خاتمہ ہو سکے۔

جناب چیئرمین: قرارداد نمبر 82 پیش ہوئی، کیا محکم اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

قائد حزب اختلاف: جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہمیت کی حامل قرارداد ہے۔ حالات کو قابو میں رکھنے اور موجودہ صورتحال کو مزید تباہی سے بچانے کا واحد ذریعہ اس قرارداد کی پذیرائی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ قرارداد پاکستان اور بلوچستان کی خوشحالی اور ترقی کی نوید ہے، ہم ستر سال سے یہی کہتے آرہے ہیں کہ ملک ایک ناک دور سے گزر رہا ہے، پاکستان پر بڑی مشکلات ہیں۔ یہ سات دہائیوں میں کوئی بھی ایسی دہائی نہیں ہے جس میں ہم

نے یہ کہا ہو کہ یہ دہائی ترقی اور خوشحالی کی ہے۔ آج ہم اس ابتری میں آگئے ہیں کہ ہمارا معاشرہ تمام مظالم میں آخری کونے پر آچکا ہے۔ لہذا ان حالات کا ادراک کرنے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم وہ طریقہ کار ڈھونڈیں جس سے ہم مزید ابتری اور تباہی سے نجح جائیں آئین پاکستان اور ملک کے قوانین کا بلا تفریق نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے عوام میں احساس محرومی پایا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! ہر بندہ غیر یقینی کیفیت کا شکار ہے پورے پاکستان کے تمام عوام ہر طرف مایوسی ہے یہ ڈھونڈنا پڑیگا اگر ہم نے اس معاشرے کو بچانا ہے اگر ہم نے اس ملک کو ترقی دینا ہے اگر ہم نے خوشحالی کی زندگی گزارنی ہے تو اس بات کو ڈھونڈنا پڑیگا کہ کس طریقے سے ہم اپنے مقاصد پاسکتے ہیں۔ جناب چیئرمین! انتظامیہ آئین کا تیسرا ستون ہے اس کی ذمہ داری آئین اور قانون کی بالادستی ہے آئین بھی یہ کہتا ہے قانون بھی یہ کہتا ہے اور ان کی سروں یا ان کی خدمات کے تقاضے بھی یہ ہیں کہ وہ قانون کی بلا امتیاز نفاذ میں اور قانون کی بالادستی میں صفات اول کا رول ادا کرے بلکہ اس ذمہ داری کو نجاۓ اگر وہ اس ذمہ داری کو اس طریقے سے نجاۓ گا تو باقی جودو ستون ہیں جس کو مقتضیہ اور عدالتی کہتے ہیں اس پر بھی عوام کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے عدالتی کا چونکہ عوام سے برائے راست تعلق نہیں ہے مقتضیہ کا عوام سے ہے تعلق لیکن مقتضیہ کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ تمام لوگوں کی تسلی اور تشفی یا ان کی خدمت کا فرض ادا کرے۔ تو اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان حالات کا تجزیہ بھی کیا جائے۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ یہاں پہلے کسی بڑے سے بڑے واقعہ کیلئے ایک نائب تحصیلدار کو جو اس انتظامیہ کا سب سے جو بنیادی گریڈ ہے اس کو کسی انکواڑی کیلئے مقرر کیا جاتا تو کہیں سے کوئی اعتراض نہیں ہوتا اور اس کی رپورٹ فائل ہوتی اس کے بعد حالات نے نائب تحصیلدار کو چھوڑ دیا اور پھر تحصیلدار کی انکواڑی اس سے بھی لوگ مطمئن نہیں ہوئے تو اسٹینٹ کمشنر کی انکواڑی اس سے بھی لوگ مطمئن نہیں ہوئے تو ڈپٹی کمشنر کی انکواڑی اس سے بھی لوگ نہیں مطمئن ہوتے ہیں تو کمشنر کی انکواڑی کا مطالبة کیا جاتا ہے اور کمشنر کی انکواڑی کے بعد پھر یہ مطالبة ہوتا ہے جی عدالت کے سینئر نجح کی انکواڑی مقرر کی جائے ہائی کورٹ کے نجح کی انکواڑی مقرر کی جائے آج یہ کہا جاتا ہے کہ سپریم کورٹ کے سینئر نجح کی انکواڑی مقرر کی مقرر کی جائے یہ چیزیں ہمارے سامنے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ عوام کا اس پورے سسٹم پر کسی قسم کا کوئی اعتماد نہیں ہے اور آج جو ہمارے ساتھیوں نے یہ ساری باتیں سلیم کھو سے صاحب نے واپڈا سے متعلق جان جمالی صاحب نے حالات سے متعلق اور اسی طرح اسماعیل کا کڑھ صاحب کی جو یہاں شہادت ہوئی ہے ان کو ڈکیتی میں مارا گیا ہے اس کے بارے میں بھی بات ہوئی اور اس طرح مجید نو تیزی کی بات اختیز حسین صاحب نے کی اس طرح کے ہزاروں واقعات آتے ہیں جس سے لوگوں میں مایوسی پھیلتی جاتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے لہذا اس بات کی

ضرورت ہے کہ ان تمام حالات کا ادارک کیا جائے اور دیکھا جائے کہ کس طریقے سے ہم ان حالات پر قابو پاسکتے ہیں اور کس طرح ہم ان حالات سے نکل سکتے ہیں یہ میں اس لئے کہتا ہوں جناب! ہمارے معاشرے میں وہ کیا صورت حال ہے آپ کے سامنے ہیں کہ جب ایک چاقو کسی سے کپڑا جاتا ہے ایک pistol کسی سے کپڑا جاتا ہے۔ تو ہوتا یہ ہے کہ وہ جیل چلا جاتا ہے اس کو سزا ہوتی ہے اور ہمارے سامنے گاڑی میں مسلح لوگ بغیر کسی لائنس کے سر عالم پھرتے ہیں لوگوں کو بھی لوٹتے ہیں عوام کو بھی پریشان کرتے ہیں اب یہ کس طرح equality ہوتی ہے ایک طرف تو پانچ دس گاڑیاں مسلح جاتی ہیں اور ایک طرف ایک آدمی سفید پوش پیدل جاتا ہے یا گاڑی میں اپنی جاتا ہے تو اس کو کیسے خوف نہیں ہو گا وہ کہاں جائے گا اس کا تدارک ہونا چاہیے۔ اور یہی جو ستر سال سے ہمارا رونا ہے کہ جی حالات ہمارے لئے ٹھیک نہیں، حالات ہمارے لئے پریشان کن ہیں، حالات ہمارے لئے ۔۔۔۔ (مداخلت۔شور) جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا چونکہ یہ قرارداد انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

جناب چیئرمین: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔ ملک صاحب! آپ کی باقی سارے آف دی ریکارڈ ہو گئی۔ ملک صاحب! کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے جب کورم پورا ہو گا۔
(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: کورم پورانہ ہونے کی وجہ سے اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 10 اگست 2020ء بوقت شام 4:00 بجے تک کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔
(اسمبلی کا اجلاس 6 بجے 25 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

